روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
جلد 46-81 نمبر 192
اتوار 9 ربیع الثانی 1417ھ 25 ظہور 1375 ہش 25 اگست 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت کے ساتھ پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہ، ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بد سلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 407)

محترم پروفیسر محمد شریف خان صاحب کا اعزاز

○ احباب جماعت کو خوشی سے یہ خبر دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ایک مشہور ریسرچ سکالر محترم پروفیسر محمد شریف خان ایم ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو پنجاب یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کر دی ہے۔

اس تھیسیس کا موضوع "مختلف مینڈکوں کے لاروؤں کے منہ اور حلق کی ساخت اور اس کا ان کی غذا کے ساتھ تعلق" ہے۔

فاضل پروفیسر صاحب بیالوجی کی دنیا کے ایک مشہور نام ہیں ان کے اعلیٰ پایہ کے ریسرچ پیپرز دنیا بھر کے ریسرچ جرنلز میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ محترم پروفیسر شریف خان صاحب نے یہ تھیسیس 1991ء میں تحریر کر لیا تھا مگر دفتری رکاوٹوں کی وجہ سے 1995ء میں ہیلی فیکس یونیورسٹی کینیڈا کو بھیجا جا سکا۔ اب جولائی 1996ء میں پنجاب یونیورسٹی نے انہیں ڈگری عطا کر دی ہے۔ فاضل پروفیسر صاحب کی ایک کتاب اردو سائنس بورڈ نے چند سال قبل شائع کی تھی اس کا عنوان ہے "پاکستان کے سانپ" اپنے موضوع پر یہ ایک بہترین کتاب شمار ہوتی ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ محترم پروفیسر شریف خان کے لئے مزید اور اعلیٰ ترین ترقیات کے لئے دعائیں کریں۔

درخواست دعا

○ مکرمہ بیگم صاحبہ محترم مرزا عبدالصمد احمد صاحب تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کے بھائی ظاہر احمد صاحب کا باسٹن امریکہ میں PITUITARY GLAND میں ٹیومر کا کامیاب آپریشن ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو کامل شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی قائد تجنید انصاراللہ پاکستان لکھتے ہیں۔ مکرم صوبیدار میجر (ر) برکت علی صاحب نائب قائد تجنید انصاراللہ گلے کے میجر اپریشن کے بعد لاہور سی۔ ایم۔ ایچ سے گھر واپس آ گئے ہیں۔ فی الحال بولنے سے معذور ہیں کیونکہ بولنے والا آلہ بوجوہ (CANCER) زدہ ہونے کے نکال دیا گیا ہے۔ 25۔ اگست کو واپس سی ایم ایچ لاہور بولنا سیکھنے کے لئے جانا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ (والدہ مکرم محمد اکرم صدیقی صاحب) آف جنڈانوالہ حال دارالنصر غربی الف ربوہ مورخہ 96-8-18 کو لاہور میں وفات پا گئیں۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 96-8-19 کو بیت المبارک میں بعد عصر محترم مولانا منیرالدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا موصوفہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

خدا کی صفات کے جلوے غیر محدود ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

میں جو کہتا ہوں کہ ہر گھڑی اور ہر آن بے شمار رحمتیں نازل ہو رہی ہیں تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں کر رہا۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کی وسعتوں کا ہمارے الفاظ احاطہ نہیں کر سکتے حقیقت اس سے بھی زیادہ ہے جتنی ہم بیان کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس کائنات کی ہر شے کو انسان کی خدمت پر لگا دیا ہے اور اس میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ ہر شے بلا استثناء انسان کی خدمت پر لگی ہوئی ہے۔ دنیا کی ہر چیز کی زندگی کا ہر پہلو خدا تعالیٰ کے حکم کا محتاج ہے۔ مثلاً درختوں میں سے ان درختوں کو لیں پت جھڑ کرتے ہیں۔ پت جھڑ کرنے والے درختوں میں ان کو لیں جو موسم خزاں میں پت جھڑ کرتے ہیں۔ موسم خزاں میں پت جھڑ کرنے والوں میں سے صرف شیشم کے درخت کو لیں۔ شیشم کے درختوں میں سے صرف ایک شیشم کے درخت کو لیں اس ایک درخت کے اوپر جو پتے ہیں ان کا گننا بھی مشکل ہے اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر درخت کے پتے خدا تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہ اپنی ٹہنی پر قائم رہ سکتے ہیں نہ اس ٹہنی کو چھوڑ کر گرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہر درخت کے ہر پتے پر نازل ہو رہا ہے اور یہ اس لئے نازل ہو رہا ہے کہ وہ درخت نشوونما پا کر انسان کی خدمت کر سکے۔ پس خدا تعالیٰ کی صفات کے جلوے تو غیر محدود ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ایک ساعت کے جلوے بھی ہماری عقل کے احاطہ سے باہر ہیں۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے غیر محدود جلوے کائنات کی ہر چیز پر اس لئے ظاہر ہو رہے ہیں کہ وہ انسان کی خدمت کیلئے تیار ہو سکے۔ ہر چیز کے اندر یہ اہلیت پیدا ہو سکے کہ وہ انسان کی خدمت کرے اور اگر وہ جلوہ انسان پر ظاہر ہو تو یہ انسان کے فائدہ کے لئے ہوتا ہے۔

(از خطبہ 31۔ مارچ 1978ء)

○ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

25- ظہور 1375 ہش — 25 - اگست 1996ء

دلی معذرت

انگریزی مجلہ ریڈرز ڈائجسٹ کو اس بات پر بڑا ناز ہے کہ اس میں کتابت کی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ لیکن حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جو بڑی باقاعدگی کے ساتھ ایک لمبے عرصے تک ریڈرز ڈائجسٹ کا مطالعہ کرتے رہے' نے اس پرچہ میں بعض غلطیوں کی نشان دہی کرکے اس رسالے کے منتظمین کو لکھا کہ فلاں فلاں جگہ آپ سے عنوان یا ہجوں یا کوئی اور غلطی ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ریڈرز ڈائجسٹ کے منتظمین نہ صرف اس بات پر حیران ہوئے بلکہ انہوں نے حضرت چوہدری صاحب کو اس طرف توجہ دلانے کی اتنی داد دی کہ آپ کو لکھا کہ اب آپ کو ہمیشہ ریڈرز ڈائجسٹ ہماری طرف سے ہدیتہ" ملا کرے گا۔ اور عمر کے آخری حصے تک آپ کو یہ پرچہ بلا معاوضہ ملتا رہا۔ آج کل اخبارات میں اتنی غلطیاں ہوتی ہیں کہ بعض اوقات حیرانگی ہوتی ہے کہ آخر یہ لوگ جو ان اخباروں کی طباعت و اشاعت کے ذمہ دار ہیں اتنی زیادہ غلطیوں کو کس طرح برداشت کرلیتے ہیں۔ غلطیاں ہیں ہی ایسی چیز کہ بہت کم برداشت کی جانی چاہئیں لیکن بہرحال اب دنیا کا کوئی ایسا اخبار نہیں ہے جس میں غلطیوں کی بھرمار نہ ہو۔ کہیں ہجے غلط ہیں۔ کہیں الفاظ چھوٹے ہوئے ہیں۔ کہیں عنوان غلط لگے ہوئے ہیں کہیں ایک خبر کا عنوان کسی اور خبر پر۔ یا ایسا نہ بھی ہو تو محض غلط عنوان ہی لگ جاتا ہے۔ یا اور اس قسم کی کئی غلطیاں ہیں جو سرزد ہوتی ہیں۔

ہم نے یہ ساری بات اس لئے کی ہے کہ ہم بھی اپنی غلطیوں کے لئے اپنے قارئین سے معذرت کرنی چاہتے ہیں۔ کبھی کسی مضمون میں غلط حوالہ ہوتا ہے اور روزناموں کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ ہر مضمون کا ہر حوالہ پرکھا جائے۔ اور دیکھا جائے کہ درست ہے کہ نہیں۔ آخر مضمون نگار کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ انہیں چاہئے کہ درست حوالے تحریر کیا کریں۔ اور وہ کرتے بھی ہیں لیکن کبھی کبھار کوئی حوالہ غلط بھی ہو جاتا ہے۔ اور اس غلط حوالے کے لئے اخبار کے منتظمین کی طرف نظر جاتی ہے۔ کہ انہوں نے کیوں نہ پرکھ لیا۔ حالانکہ روزناموں میں اس طرح حوالوں کے پرکھنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ کبھی کوئی محاورہ ہی غلط لکھا جاتا ہے کبھی عنوان غلط لکھا جاتا ہے۔ خاص طور پر ایسے عنوانات جو ہر روز چھپتے ہیں ان کی طرف نگاہ بہت کم جاتی ہے۔ پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ غلطی ہو گئی ہے۔ مثلاً 24۔ اگست کے پرچے میں ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جگہ ارشادات حضرت امام جماعت الثانی لکھا گیا۔ اتنی بڑی غلطی۔ اگرچہ متن کے نیچے حوالہ تو درست ہے۔ ملفوظات کا حوالہ۔ لیکن اتنے موٹے الفاظ میں لکھا ہوا عنوان غلط ہو گیا۔ اس غلطی پر معذرت ہی کی جا سکتی ہے۔ عنوان روز چھپنے والا ہے۔ متن کا ایک ایک لفظ مدیر اور ایک اور کارکن مل کر پڑھتے ہیں کہ اس میں کوئی لفظ غلط نہ ہو جائے۔ عنوان کوئی اور لگاتا ہے۔ اور چونکہ ہر روز لکھا جاتا ہے۔ اس لئے اگر کسی دن لکھنے میں غلطی ہو جائے یعنی کمپوز کرنے میں تو اس کی طرف نظر ہی نہیں جاتی۔ اس عنوان کے لئے ہم دلی معذرت پیش کرتے ہیں۔ ایسی غلطیاں کبھی کسی سے ہوتی ہیں اور کبھی کسی سے۔ لیکن مدیر اپنی حیثیت میں ان تمام غلطیوں کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کالم میں اس غلطی کی ذمہ داری لیتے ہوئے ہم قارئین سے معذرت چاہتے ہیں کہ "ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ" کی جگہ "ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی" شائع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ اول تو غلطیاں ہوں ہی نہ۔ اور اگر ہوں تو بالکل معمولی غلطیاں ہوں۔ ایسی بڑی بڑی غلطیاں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائے۔

جی کہیں گے تو جی سنیں گے آپ
یہ ہے اخلاقِ فاضلہ کی بات
کوئی مذہب ہو کوئی مسلک ہو
نسل ہو کوئی اور کوئی ذات

ابوالاقبال

○

پسند ان کو مری سعئ جستجو نہ ہوئی
ہوس ہوئی مرے دل میں' یہ آرزو نہ ہوئی

سکوتِ لب کے تکلم کو ہم سمجھتے ہیں
کہا سنا تو بہت کچھ' پہ گفتگو نہ ہوئی

شفق نے یوں تو دکھائے بہت سے رنگ مگر
شبِ حیات کبھی اس سے سرخرو نہ ہوئی

صبا کے دوش پہ اڑتی ہے گلستاں کی مہک
گلوں کی طرح صبا آپ مشکبو نہ ہوئی

الجھ رہا ہوں محبت کے ہر تقاضے پر
جنوں ہوا مجھے منزل کی جستجو نہ ہوئی

بکیں گے کوچہ و بازارِ مصر میں ہم کیا
ہماری اپنے ہی گھر میں جو آبرو نہ ہوئی

نسیم کہہ تو رہا ہوں میں دل کی بات مگر
سنے گا کون اگر اس میں ہاؤ ہو نہ ہوئی

نسیم سیفی
9-7-72

مجلس انصار اللہ کو زیادہ مستعد ہونا چاہئے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

انصار کی عمر وہ عمر ہے جس کے بعد پھر کسی اور مجلس میں شامل نہیں ہونا بلکہ دوسری دنیا کی طرف رخصت ہونا ہے۔ اس لئے جو دینی کاموں میں کمزوریاں رہ گئی ہیں ان کو دور کرنا اور ان کا ازالہ کرنا۔ جس حد تک ممکن ہے انصار کو کرنا چاہئے۔ کیونکہ پھر اس کے بعد دوبارہ یہاں واپس نہیں آنا۔ اور اس پہلو سے خدام اور دوسرے ذیلی شعبوں سے مجلس انصار اللہ کو زیادہ مستعد ہونا چاہئے اور زیادہ ان کے دل پر بوجھ پڑنا چاہئے۔ (-) سب کا یہی حال رہا ہے۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے اور بڑھاپے کی عمر میں وہ داخل ہوتے ہیں۔ کام کی ذمہ داریاں ان پر بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ محنت اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے متعلق بھی یہی روایتیں ہیں۔ کہ آخری ایام میں تو یوں لگتا تھا کہ جیسے کوئی شخص غروب ہوتے ہوئے سورج پر نظر کرکے' جبکہ ابھی منزل دور ہو۔ بہت تیزی سے قدم اٹھاتا ہے۔ بار بار توجہ کرتا ہے کہ سورج غروب نہ ہو جائے اس کیفیت سے آپ نے اپنے کام زیادہ بڑھا لئے اور زیادہ اس احساس کے ساتھ کہ جو کچھ مجھ سے ممکن ہے میں کرلوں ان کی ذمہ داریاں ادا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

پہلی بات ہے کہ "بدگمانی سے بچو' بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے" اور بہت سے خاندانوں میں جن کے اختلافات کے واقعات مجھ تک پہنچتے ہیں ان میں میں نے دیکھا ہے کہ بدگمانی ایک بہت ہی بھیانک کردار ادا کرنے والی چیز ہے۔ بعض خاوند اپنی بیوی پر اتنے بدگمان ہوتے ہیں وہ اگر کسی عزیز رشتے دار سے ہنس کر بات کرلے تو اس پر الزامات کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے کہ تم ہو ہی بدکردار۔ پتہ نہیں تم نے کس نظر سے اس کو دیکھا۔ کوئی بچی بے چاری بے تکلفی سے اس گھر میں کھڑی ہے کھڑکی کے پاس خاوند آگیا کہ اچھا تم کسی کو دکھانے کے لئے کھڑی تھی۔ میں یہ وہ باتیں کہہ رہا ہوں جو مجھ تک پہنچتی رہتی ہیں اور بہت سی ایسی باتیں ہیں جو تحقیق کے بعد میں بتا رہا ہوں۔ نام نہیں لیتا لیکن ایسے عجیب و غریب واقعات بھی سامنے آتے رہتے ہیں بعض عورتوں کی زندگیاں اجیرن ہو جاتی ہیں صرف خاوند ہی نہیں ساس بھی بدگمانیوں میں پڑی ہوئی ہے نندیں بھی دوڑ دوڑ کر بھائی کو شکایتیں کرتی ہیں کہ تمہاری جو بیوی ہے جب تم جاتے ہو تو پھر یہ یہ کرتی ہے اور سارا گھر اس کے لئے ایک عذاب کا موجب بن جاتا ہے۔ ایسی بعض عورتیں ہیں وہ سل کی مریض ہو جاتی ہیں۔ بعض کینسر میں ماری جاتی ہیں۔ عمر بھر گھلتی رہتی ہیں اور یہ لوگ' یہ خاندان' یہ نہیں سوچتے کہ ان کی بچیاں اگر کسی اور گھر میں جائیں ان سے یہ سلوک ہو تو پھر ان کو کیسا لگے گا! ایسے زہریلے اخلاق ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے اخروی محبت یعنی حیات آخرت کی محبت کا تو سوال ہی نہیں' دنیا کے عام انسانی تعلقات کی محبتیں بھی ایسے لوگوں کو نصیب نہیں ہو سکتیں۔ یہ گھر اجاڑنے والی باتیں ہیں مگر اس کے علاوہ معاشرے میں بعض لوگ ویسے ہی ہیں جو ہر وقت دوسرے کے تجسس میں رہتے ہیں۔ وہ آیا' وہ گیا' اس نے کیوں ایسا کیا' اس نے کسی کو کس نظر سے دیکھا؟ ایسی بے وقوفی ہے اور بداخلاقی ہے اپنا حال پتہ کوئی نہیں کہ کس حال میں رہے ہو۔ ہر وقت دوسروں کی ٹوہ میں لگے رہتے ہو اور اکثر (-) نتیجے نکالتے ہو وہ جھوٹ ہوتے ہیں (-) میں نے اس پر غور کرکے دیکھا ہے نفسیاتی لحاظ سے اس کے سوا کوئی نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ جستجو کرنے والے اور ہر وقت عیب تلاش کرنے والے عموماً نفرت کی نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اور جو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے وہ ہمیشہ عیوب کو بڑھا کر دیکھتا ہے اور لازم ہے کہ غلط نتیجہ نکالے۔ محبت کی آنکھ تو حیادار ہوا کرتی ہے۔ وہ تو اپنے محبوب کی کمزوری دیکھ بھی لے تو آنکھیں اور منہ ادھر کرلیتی ہے اور محبت کی آنکھ سے دوسروں کو دیکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح عفو کا سلوک فرماتا ہے۔ جب وہ خود کمزوریوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو خدا کی آنکھ گویا انہیں نہیں دیکھ رہی اور کلام الٰہی میں جو بارہا عفو کا مضمون دکھائی دیتا ہے اس کا یہی مطلب ہے۔ ان بندوں سے عفو فرماتا ہے جو دوسروں سے عفو فرماتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ حال ہو کہ ایسی دل میں نفرتیں ہیں دوسروں کے لئے کہ ہر وقت ان کی برائی کی ٹوہ میں لگے رہیں تو ان کا نتیجہ لازماً جھوٹ ہوتا ہے اور اسی لئے (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ بدظنی سے بچو۔(-)

وہ اثم والا جو ظن ہے وہ بدظنی کے نتیجے میں پیدا ہونے والا جھوٹ ہے۔ فرمایا جب تم جھوٹ تک پہنچو گے اور جھوٹے نتیجے نکالو گے تو خدا کے نزدیک پکڑے جاؤ گے اور گناہ میں مبتلا ہوگے۔

پس محبتوں کو زائل کرنے والی اور برباد کر دینے والی ایک عادت ہے جو نظام پر بھی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ بسا اوقات جب جماعتوں میں اختلاف پیدا ہوتے ہیں بعض دفعہ لڑائیاں ہو جاتی ہیں۔ میں جب تحقیق کرواتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ فلاں نے فلاں کام فلاں صدر نے اس لئے کیا تھا کہ وہ اپنے عزیز کو یہ فائدہ پہنچا دے۔ فلاں نے فلاں کام اس لئے کیا تھا کہ اس کے کسی دوست کو زیادہ ووٹ مل جائیں۔ ایسی جاہلانہ باتیں' ایسے پاگلوں والے قصے' گھر بیٹھا کوئی پاگل اپنے دماغ میں ایسی باتیں سوچتا رہتا ہے اور پھر نظام سے ناراض ہوا ہوا' دور ہٹا ہوا کہ ہم بھی پھر مقابل پہ یوں کریں گے۔ حالانکہ جب تحقیق کی جاتی ہے تو اصل آدمی کے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ اپنا سادگی سے' معصوم طریق پر ذمہ داریوں کو ادا کر رہا ہے۔ ایک بیٹھا بدظنیوں کی کس گھولتا چلا جا رہا ہے۔ ایسے لوگ توافعی مزاج بن جاتے ہیں سانپ بھی اسی طرح کس گھولتا رہتا ہے۔ پس (-) جہاں محبتوں کی تعلیم دی وہاں محبتوں کو ہلاک کر دینے والی خصلتوں کی بھی نشاندہی فرمائی۔(-) اول یہ ہے کہ بدظنی سے بچو اگر تم بدظنی میں مبتلا ہوئے تو نہ تمہارے گھر کے رشتے قائم رہ سکتے ہیں نہ تمہاری سوسائٹی کے رشتے قائم رہ سکتے ہیں۔ اگر کسی میں نقص ہے تو خدا پر چھوڑ دو۔ کیا ضرورت ہے اس کی تلاش کرو اور پھر بغیر گواہی کے بغیر دیکھے اندازہ لگا لینا اور اس پر اپنا مزاج بگاڑ لینا اور کسی معصوم کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا بہت بڑا گناہ ہے۔

فرمایا "ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو" بدظنی کی عادت بغض کو چاہتی ہے بغض کے نتیجے میں بدظنیاں پیدا ہوتی ہیں اور بدظنی کے نتیجے میں لازماً بغض بڑھتے ہیں۔ اور ایک اور چیز بیان فرمائی جس کا بظاہر اس سے تعلق نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ "اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دیا کرو" دراصل فطرت کی جو کجی بیان ہو رہی ہے اس کا اسی سے تعلق ہے۔ ایک انسان جب کسی اچھے رشتے کے متعلق پتہ کرتا ہے کہ کسی اور نے پیغام دے دیا ہے تو بعض لوگ دوڑتے ہیں اور کسی اور ذریعے سے وہ پیغام بھیج دیتے ہیں تاکہ وہاں اچھا رشتہ اس کو نہ ملے اور ان کو مل جائے۔ (صاحب ایمان) کو جو اخلاق سکھائے گئے ہیں یا اپنے غلاموں کو جو اخلاق سکھائے ہیں ان میں یہ بات بھی داخل فرمائی ہے کہ اس کے پیچھے بھی دراصل خفیہ حسد ہے' اس کے پیچھے بھی دراصل مخفی بغض ہے ورنہ اگر تمہیں اپنے بھائی سے پیار اور محبت ہو تو وہ اچھی چیز جس کو تم اچھا سمجھتے ہو اس کو وہ ہاتھ آجائے تو تمہیں کیا تکلیف ہے۔ اور پہلے پھر اس کو خیال آیا ہے تمہیں تو نہیں پہلے خیال آیا۔ اس لئے اب صبر کرو اگر تم نے دیر کی ہے رشتہ دینے میں تو تم ذمہ دار ہو اپنے بھائی کے رشتے میں دخل اندازی نہ کرو۔ اگر یہ طریق چلے تو ہر وہ بچی جس کا رشتہ گھر میں آتا ہے تو اس کے ماں باپ یکسوئی سے اس شخص کو پیش نظر رکھ کر فیصلے کرسکتے ہیں۔ اگر یہ انتظار کریں کہ اور رشتے آئیں پھر ہم موازنہ کریں پھر اور رشتے آئیں پھر ہم موازنہ کریں تو یہ تو نیلامی لگ جائے گی۔ حقیقت میں اس سے معاشرہ سنورتا نہیں بلکہ بگڑ جاتا ہے۔ جن لوگوں کو یہ عادت ہو کہ انتظار کرتے رہیں کہ یہ رشتہ بھی ہاتھ میں رہے پھر اور آجائے۔ وہ بھی اس حدیث کے مضمون کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ جو پیغام پر پیغام دیتا ہے وہ بھی مخالفت کرتا ہے۔ یہاں تو لڑکی اور جاندار کا معاملہ ہے اس بات کو بھی پسند نہیں (فرمایا گیا) کہ باہر سے اگر قافلے ہیں تو ایک شخص جب سودا کر رہا ہے تو دوسرا جا کر اس سودے میں دخل اندازی کرے۔ فرمایا ٹھہرا کرو' انتظار کرو۔ جب پہلا سودا اگر اس کے حق میں ہو جائے تو (-) ٹھیک ہے اگر نہ ہو پھر تمہارا حق ہے کہ اپنی بات کرو۔ تو یہ وہ اخلاق حسنہ کے ایسے پہلو ہیں جن کو ہم منفی پہلو شمار کرسکتے ہیں یعنی یہ منفی پہلو اگر موجود رہیں گے تو اخلاق حسنہ کے مثبت رنگ آپ پر نہیں چڑھ سکتے۔ بعض داغ ایسے ہوتے ہیں ان پر بعض رنگ چڑھ ہی نہیں سکتے۔(-) ان داغوں کی نشاندھی فرمائی گئی ہے۔

پس اگر آپ حقیقت میں ایک دوسرے ساتھ للّٰہی محبت کے رشتے باندھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے دنیاوی عام روزمرہ کے تعلقات کو کم سے کم انسانیت کے معیار تک تو پہنچائیں۔ اگر آپ پہنچائیں اور اس دوران اپنے کپڑے سے وہ داغ دور کرتے رہیں جو اچھے رنگ کپڑے پر نہیں چڑھنے دیا کرتے بلکہ ہر رنگ میں سے اپنا چہرہ دکھاتے ہیں۔ جب تک آپ ان کو صاف نہیں کرلیں گے آپ اس لائق نہیں ہوں گے کہ اس "خلق آخر" کی تربیت کے دور میں داخل ہوں جس میں (اہل ایمان) کی ایک عظیم الشان اعلیٰ پائے کی تربیت شروع ہوتی ہے خونی رشتوں کے تعلقات کا حق ادا کرنے کے بعد پھر وہ بیرونی دنیا سے ویسے ہی تعلقات باندھتے ہیں۔ پھر عدل' احسان میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔ پھر احسان' ایتاء ذی القربیٰ میں بدل جاتا ہے پھر ساری دنیا ایک ہی خاندان دکھائی دینے لگتی ہے اگرچہ بظاہر خون کے رشتے نہیں ہوتے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور (-) وہ اعلیٰ کردار اپنانے کی توفیق بخشے جس کی طاقت سے ہم نے تمام دنیا کے کردار کو بدلنا ہے (-)

(از خطبہ 24۔ جون 1994ء)

ایک اچھی بات

اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا۔ ہنسی۔ کینہ وری۔ گندہ زبانی۔ لالچ۔ جھوٹ۔ بدکاری۔ بدنظری۔ بدخیالی۔ دنیا پرستی۔ تکبر۔ غرور۔ خودپسندی۔ شرارت۔ کج بحثی سب چھوڑ دو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالح ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالحہ بن سکتی ہے۔ قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جاوے تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ عورت تو درکنار اور بھی کون ہے جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے۔ اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھے گا تو عورت ہر وقت کی اس پر گواہ ہے۔ اگر وہ رشوت لے کر گھر آیا ہے تو اس کی عورت کہے گی کہ جب خاوند لایا ہے تو میں کیوں حرام کہوں۔ غرضیکہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے اور وہ خود ہی اسے خبیث اور طیب بناتا ہے۔ اس لئے لکھا ہے (خبیث باتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث باتوں کے لئے ہیں اور پاک باتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک باتوں کے لئے ہیں)

اس میں یہی نصیحت ہے کہ تم طیب بنو ورنہ ہزار ٹکریں مارو کچھ نہ بنے گا۔ جو شخص خدا سے خود نہیں ڈرتا تو عورت اس سے کیسے ڈرے نہ ایسے مولویوں کا وعظ اثر کرتا ہے نہ خاوند کا۔ ہر حال میں عملی نمونہ اثر کیا کرتا ہے۔ بھلا جب خاوند رات کو اٹھ اٹھ کر دعا کرتا ہے روتا ہے تو عورت ایک دو دن تک دیکھے گی آخری ایک دن اسے بھی خیال آوے گا اور ضرور متاثر ہوگی عورت میں متاثر ہونے کا مادہ بہت ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل 9- اکتوبر 1922ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ڈائری

(10- ستمبر 1922ء - بعد عصر)

یورپ میں ڈاکٹری تعلیم کا اعلیٰ مرکز ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ اسسٹنٹ سرجن مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جو اپنے چھوٹے بھائی سمیت جرمنی میں بغرض تعلیم جا رہے ہیں۔ حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے پہلے تو ان سے جرمنی کی موجودہ مالی حالت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ پھر حضرت صاحب نے ان سے پوچھا آپ کس جگہ تعلیم حاصل کریں گے۔ برلن میں یا کسی اور جگہ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا۔ کہ وہاں جا کر فیصلہ کروں گا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ وائنا ڈاکٹری کی اعلیٰ ترین تعلیم کے لئے مشہور ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا جرمنی میں دو سال کا کورس ختم کر کے پھر تین مہینہ کے لئے وہاں جاؤں گا۔

21 گھنٹے روزانہ کام پھر لکروں کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ مفتی (محمد صادق) صاحب نے ایک نسخہ بھیجا تھا۔ اس کے استعمال سے مجھے فائدہ ہوا ہے۔ اور اس گرمی کے موسم میں 21-21 گھنٹے تک میں نے پڑھنے لکھنے کا کام کیا ہے۔ مگر کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسی سلسلہ میں چوہدری فتح محمد صاحب کی آنکھوں کا ذکر آ گیا۔ انہوں نے کہا ولایت میں جا کر میری آنکھیں زیادہ خراب ہو گئی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ چوہدری صاحب کے ککرے تو بہت ہی سخت قسم کے ہیں۔

دعا سے آنکھوں کی شفایابی حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا۔ دعا کے اوقات ہوتے ہیں۔ جب چوہدری صاحب ولایت سے آئے۔ تو ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے ان کی آنکھوں کو دیکھا۔ اور مجھ کو بتایا کہ چوہدری صاحب کی ایک (بائیں) آنکھ کا بچنا تو قریباً ناممکن ہے۔ اور دوسری بھی بہت خراب ہو رہی ہے۔ مجھے اس سے قلق پیدا ہوا۔ کہ چوہدری صاحب کام کے آدمی ہیں۔ مگر ان کی آنکھوں کے متعلق ڈاکٹر صاحب ایسا خیال کرتے ہیں۔ میں نے دعا کی۔ تو رات کو خواب میں ایک شخص نے کہا کہ ان کی آنکھ تو اچھی ہے۔ صبح کو میں نے ڈاکٹر صاحب کو یہ خواب بتایا۔ اور انہوں نے پھر آنکھ کو دیکھا۔ اور کہا کہ اب مرض کا ایک بٹا تین حصہ باقی رہ گیا ہے۔

چوہدری صاحب نے عرض کیا۔ اس وقت میری آنکھ میں چنے کے برابر زخم ہو گیا تھا۔ اور چھ انچ کے فاصلہ تک (ہاتھ کو آنکھ کے سامنے کر کے عرض کیا) یہاں سے ہاتھ نظر نہیں آتا تھا۔ بلکہ پانی سا سامنے نظر آتا تھا۔ اور اس سے پہلے یہ حالت تھی کہ ہر ایک دوائی مضر پڑتی تھی۔ پھر ایک دوائی مفید ہونے لگی۔ اب میری طرف سے ہی سستی ہے کہ میں دوائی کا استعمال نہیں کرتا۔ اس آنکھ کی نظر دوسری سے تیز ہو گئی ہے۔

مفقود الخبر کو مردہ کہا گیا تھا۔ اس کی زندگی کے متعلق اعلان فرمایا چوہدری صاحب کی آنکھوں اور ڈاکٹر مطلوب خاں کے متعلق اسی طرح ہوا۔ چوہدری صاحب کی آنکھوں کے لئے دعا کی اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بتا دیا اور ان کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ اور مطلوب خاں کی موت کی خبر سرکاری طور پر آ گئی۔ اور ساتھیوں کے خطوط بھی آ گئے۔ اس خبر سے چند روز پہلے ان کے والدین یہاں آئے تھے۔ جو بہت ضعیف تھے۔ اگرچہ ان کے اور بھی لڑکے تھے مگر مجھ کو اس وقت یہی خیال تھا کہ وہی ایک ان کا لڑکا تھا۔ چونکہ موت کی خبر آ چکی تھی دعا تو کیا ہوتی مجھے کرب ضرور ہوا۔ رات کو خواب میں میں نے دیکھا کہ وہ مرا نہیں زندہ ہے۔ دوسرے دن میں نے اس کا ذکر احباب سے کیا۔ اس کے چند روز بعد ڈاکٹر مطلوب خاں کا خط آ گیا۔ کہ میرے متعلق غلط فہمی ہو گئی تھی۔ میں مرا نہیں تھا بلکہ دشمن مجھ کو پکڑ کر لے گئے تھے۔

خوابوں کے اقسام اور یورپ کی تحقیقات فرمایا ایسی ایسی صداقتیں خواب کی ظاہر ہوتی ہیں۔ مگر لوگ پھر بھی اس کو یونہی سمجھتے ہیں۔ فرمایا یورپ کے لوگوں نے اس کے متعلق بہت تحقیقات کی ہے اور انہوں نے مختلف اسباب دریافت کئے ہیں۔ جن کے باعث مختلف قسم کے خواب آ جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی سمندری علاقہ کے باشندے کے جسم پر جبکہ وہ سویا ہوا ہو پانی کی بوندیں ڈالی جائیں۔ اور پاس ہی موم بتی روشن کر دی جائے تو وہ خواب دیکھے گا کہ وہ کشتی میں سوار تھا۔ جو ٹوٹ گئی اور وہ ڈوب رہا ہے۔ اور آفتاب کی دھوپ اس کے جسم پر پڑ رہی ہے۔ لیکن اگر اندرون ملک کا باشندہ ہو۔ تو یہ خواب دیکھتا ہے۔ کہ پانی برسا ہے اور وہ آگ سینکتا ہے۔ فرمایا چونکہ ان کے سامنے اس قسم کی مثالیں ہیں۔ اس لئے وہ خواب کو بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ مگر ان کو یہ معلوم نہیں۔ کہ خوابیں اور الہی (بشارات) بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور اس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ غلطی کھاتے ہیں۔

مسلم یونیورسٹی اور نیشنل مسلم یونیورسٹی حضرت صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ نیشنل یونیورسٹی اور مسلم یونیورسٹی میں کیا فرق سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ نیشنل یونیورسٹی میں مذہبی تعلیم کا عنصر زیادہ ہے باقی تعلیم اسی قسم کی ہے۔ اور پروفیسر پہلے اچھے جمع ہو گئے تھے۔ مگر اب وہ جا رہے ہیں۔ پہلے انہوں نے پروپیگنڈا کے لئے ایک جماعت بنائی تھی۔ مگر بعد میں تعلیم کو بھی شامل کیا گیا۔

آزاد یونیورسٹیوں کے افسروں کی عدم فرض شناسی فرمایا۔ ان کے ضمیر کس طرح تسلی پاتے ہیں۔ کہ پبلک میں کچھ اعلان کرتے ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ اب طلباء زیادہ حصہ سیاسیات میں نہیں لیتے۔ ڈاکٹر محمد عالم صاحب کچھ طلباء لے آئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ یہاں ہندوستان میں لوگ ملازمت کے لئے پڑھتے ہیں۔ اسی لئے آزاد یونیورسٹیاں قائم نہیں ہوتیں۔ فرمایا اصل بات یہ ہے کہ جو آزاد یونیورسٹیاں ہیں۔ ان میں لوگ ان ذمہ داریوں کو پورے طور پر ادا نہیں کرتے۔ جو ان پر عائد ہوتی ہیں۔ مثلاً تاجروں کے لڑکے جن کو ملازمت نہیں کرنی وہ بھی سرکاری مدارس ہی میں جاتے ہیں ان کو حساب کتاب سیکھنا ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ وہاں کام ہوتا ہے۔ اس لئے وہ وہاں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنے طور پر کام کرنے کے ناقابل ہیں۔ انکسار کا سوال نہیں۔ کیونکہ انکسار کی بھی کوئی حد ہوتی ہے جو لوگ کچھ جانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہاں ہم یہ جانتے ہیں۔

حکومت سے پہلے اخلاق کی ضرورت ہے کام کی قابلیت کے حصول کا طریق بھی یہ ہے کہ پہلے اخلاق فاضلہ حاصل کئے جائیں۔ اور لڑائی بھی دوسری قوم سے اس وقت کرنی چاہئے۔ جب اپنے اخلاق درست ہو جائیں۔ اگر اخلاق درست ہوتے تو چند لیڈروں اور والینٹروں کے پکڑے جانے سے موجودہ تحریک سرد نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر لیڈروں اور والینٹروں کی گرفتاری عمل میں آئی سب جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ لیڈروں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ لوگوں پر اتنا بوجھ ڈالنا چاہئے۔ جس کے اٹھانے کی ان میں قابلیت ہو۔ اور سب سے پہلے ان کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق فاضلہ پیدا کریں۔ چونکہ ان میں اخلاق نہیں ہیں۔ انگریز بھی ان کی دھمکیوں کو ڈراوے سے زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ اگر انگریزوں کو یقین ہو جائے کہ یہ جو کچھ کہتے ہیں وہ کر دکھائیں گے۔ اور ان کی اخلاقی حالت سنور گئی ہے۔ تو وہ خود بخود ہی یہاں سے چلے جائیں گے۔

ان لوگوں میں ان اخلاق کی کمی ہے۔ جو حکومت کے لئے ضروری ہیں۔ اخلاق سے یہ مراد نہیں کہ اگر کسی کو ملنے گئے تو اس نے آؤ بھگت کر دی بلکہ اخلاق سے مراد وہ اخلاق ہیں جن کا تعلق حکومت سے ہے۔ اور وہ اور ہیں۔ اگر ہندوستانیوں میں وہ اخلاق پیدا ہو جائیں تو انگریز خود ان کے لئے جگہ خالی کر دیں۔ آپ نے جانوروں میں دیکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے کم لڑتے ہیں۔ اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ایکدوسرے کو دیکھ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ دوسرے کی طاقت کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ اگر ہندوستانیوں میں اخلاقی طاقت ہو تو اس کو انگریز محسوس کر لیں گے۔ کیونکہ طاقت کا اثر دوسرے پر ضرور پڑا کرتا ہے۔

سچی برداشت کی ضرورت حکومت کے لئے جن اخلاق کی ضرورت ہے ان میں سے ایک سچی برداشت بھی ہے۔ جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے۔ مسٹر گاندھی میں بھی سچی برداشت نہیں ہے۔ چنانچہ ایک وقت میں انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا گؤکشی بند کرنے کے لئے ہندو تلوار سے کام لیں گے۔ اور خون بہا دیں گے۔ اگر کہا جائے کہ بعد میں انہوں نے کہا ہے کہ ہندوؤں کو چاہئے کہ مسلمانوں سے آشتی کے ساتھ گؤکشی بند کرائیں تو اس کو رائے کا بدلنا نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ جس طرح وہ گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کرتے ہیں۔ کہ وہ اعلان کرے کہ اس سے فلاں غلطی ہوئی اسی طرح چاہئے کہ وہ خود بھی اعلان کریں کہ میرا پہلا بیان میری غلطی تھا۔ اب میرا خیال اس بارے میں بدل گیا ہے۔ ہم اسی وقت سے اس کے متعلق لکھ رہے ہیں۔ اور ہمارے آدمی بمبئی میں ان سے ملے بھی تھے مگر وہ بات کو ٹلا گئے۔

مسلمانوں کو ملزم مشہور کرنے کی کوشش پھر دیکھئے شہزادہ ویلز کے آنے پر بمبئی میں لوگوں نے گورنمنٹ کے مقابلہ میں فساد کیا اس میں زیادہ ہندو مارے گئے۔ زیادہ ہندو ماخوذ ہوئے۔ مگر مسٹر گاندھی یہی فرماتے ہیں۔ کہ فسادی مسلمان تھے۔ اور مسز سروجنی نیڈو بھی یہی اعلان کرتی ہیں۔ کہ فسادی مسلمان زیادہ تھے۔

اگر کہا جائے کہ ہر بدی اور برائی میں مسلمان آگے ہوتے ہیں۔ اور ہندو ہمیشہ مسلمانوں کو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ "کور پردی لا میرا" (اٹلی) کے شکریئے کے ساتھ

ڈاکٹر عبد السلام کے دو عشق

بنیادی طبیعیات کے میدان میں دنیا کا ایک اہم مرکز۔ "انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس" ہے۔ جو ایک پاکستانی نوبیل انعام یافتہ سائنسدان عبد السلام کی سربراہی میں بخوبی چل رہا ہے۔ یہ مرکز 1964ء میں "انٹرنیشنل اٹامک انرجی" کے تحت قائم کیا گیا تھا اور 1970ء میں "یونیسکو" بھی اسے چلانے میں شامل ہو گیا۔ لیکن اس کے بجٹ کا زیادہ تر حصہ جو تقریباً ایک کروڑ ڈالر ہے۔ اٹلی کی حکومت ادا کرتی ہے۔

یہ مرکز جسے ایک سپر یونیورسٹی کہا جا سکتا ہے نظریاتی طبیعیات میں اعلیٰ تعلیم و تدریس کا اہتمام کرتا ہے۔ حال ہی میں اس مرکز نے دو تجربہ گاہیں بھی قائم کی ہیں ان میں ایک "مائیکرو پر سیسر" کی اور دوسری اونچے درجہ حرارت کے سپر کنڈکٹر کی ہے۔

عبد السلام کے مرکز سے 141 ممالک کے سائنس دان مستفید ہوتے ہیں۔ یہ سائنس دان یہاں اعلیٰ سطحی تعلیم اور ریسرچ کے لئے آتے ہیں اور سائنس دانوں کی بین الاقوامی کمیونٹی سے رابطہ کرتے ہیں ان میں زیادہ تر ترقی پذیر ممالک کے ہوتے ہیں باقی سوویٹ یونین اور مشرقی یورپ اور مغربی ممالک کے

عبد السلام جو 1957ء سے امپریئل کالج لندن میں پروفیسر ہیں اس مرکز کے خالق ہیں اور وہی اسے خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ اس کے باوجود انہوں نے عالمی سائنس میں اپنا مقام برقرار رکھا اور اول درجے کا تحقیقی کام کیا۔ انہوں نے 1979ء میں نوبیل انعام بھی حاصل کیا جو انہیں خفیف نیو کلیائی قوت' اور برقی مقناطیسی قوت" کی وحدت کے انکشاف پر دیا گیا۔

پنگ پانگ کھیلنے کے برابر فزکس کے میدان میں عبد السلام کی تحقیقی کاوشیں جنیوا میں واقع تجرباتی فزکس کے مقتدر سائنس دانوں سے۔ "پنگ پانگ' کھیلنے کے برابر ہے۔ پہلے عبد السلام نے "ویک نیوٹرل کرنٹ" کے وجود کی پیش گوئی کی اس کی صداقت 1973ء میں "سرن CERN میں ہونے والے تجربات سے ثابت ہوئی ان تجربات میں "اٹلی کی میلان یونیورسٹی" کے ماہرین کا بہت بڑا حصہ تھا۔ اس کے بعد سلام نے "انٹرمیڈیٹ ویکٹر بوژان" کی پیش گوئی کی جسے 1973ء میں سرن" کے تجربات نے صحیح ثابت کیا اور جس "پرکاربوروبیا" اور "سائمن دان ڈر میسر" کو نوبیل انعام دیا گیا۔

مذہب اور سائنس

فزکس میں گزشتہ بیس سالوں میں ہونے والے یہ انتہائی کارنامے ہیں جن کو سلام نے بڑی خوب صورتی سے اپنی کتاب "یونی فیکشین آف فنڈامینٹل فورسز" میں بیان کیا ہے اس کتاب میں ہائزن برگ اور ڈائیراک کے لیکچرز بھی شامل کئے گئے ہیں۔ یہ دونوں سائنس دان اس صدی کے نصف اول کے سائنس کے معماروں میں سے ہیں۔ سلام یورپ کی ان دو عظیم ہستیوں کے کارناموں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ سلام کی اس کتاب میں جو گزشتہ دہائیوں میں بنیادی فزکس میں ہونے والے انکشافات بیان کرتی ہے کچھ یادوں اور داستانوں کا بھی بیان ہے کہ جس سے عبد السلام کی مذہب سے گہری وابستگی کا اظہار ہوتا ہے۔

سلام کے کیریئر میں 1960ء کے آس پاس کے واقعات کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ اٹلی کے نیو کلیہ سوسائٹی کے صدر کارلو سلویٹی" کے بقول یہ بین الاقوامی سیاست کی آنکھ مچولی کا دور تھا 1955ء سے 1958ء تک "اٹامک انرجی برائے امن" کے موضوع پر منعقد ہونے والی کانفرنسوں کے بعد عالمی سطح پر
controlled Nuclear Fusion)
پر ریسرچ کی اہمیت کا انکشاف ہوا اسلام کی کتاب ان کی اسلامی تہذیب سے گہری وابستگی کی آئینہ دار ہے یہ کتاب ان دریچوں کو کھولتی ہے جن سے اسلام کا شاندار ماضی نظر آتا ہے وہ دور نظر آتا ہے جب مشرق علم و تہذیب بشمول سائنس کا گہوارہ تھا اور جب یورپ کے حکماء علم کی اشاعت کے لئے عربی کتابوں کے ترجمے کیا کرتے تھے۔ اسی طرح سلام کی فزکس بھی ان کی اسلامی تہذیب سے گہری وابستگی کی آئینہ دار ہے فطرت میں موجودہ تشاکل بظاہر مختلف نظر آنے والی قوتوں میں وحدانیت ذرات اور ضد ذرات کی دنیا ان سب میں مشرق کی روحانیت کا پرتو ہے۔

عبد السلام کی فزکس اعلیٰ درجہ کی تخلیقات اور ان کی اسلامی طریقہ زندگی سے گہری وابستگی میں گہرا تعلق ہے۔ سلام کی مذہب سے وابستگی ان کی تخلیقی کاوشوں کے ساتھ ساتھ گہری ہی ہوتی گئی۔ اس لئے اس بات پر متعجب نہ ہونا چاہئے کہ جب لندن میں سلام کو یہ خبر ملی کہ وہ نوبیل انعام کے لئے منتخب کر لئے گئے ہیں تو انہوں نے سب سے پہلے (بیت الذکر) میں جا کر دو رکعت (عبادت) شکرانہ ادا کی سلام انتہائی منکسر المزاج اور روادار ہیں۔ اور اپنی زندگی کے بارے میں

باقی صفحہ 6 پر

یاد رفتگان

آفتاب احمد - فیصل آباد

مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب

یہ چند سطور میں اپنے خسر محترم چوہدری عبد العزیز صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ کے لئے بغرض دعائے مغفرت تحریر کر رہا ہوں۔ آپ مورخہ 14۔ جون 1996ء بروز جمعہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ آپ کی عمر نوے برس تھی۔ آپ گزشتہ تیس سال سے جماعت احمدیہ علی پور کے امیر تھے۔

آپ نے 1923ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر سینئر ورنیکلر کا امتحان پاس کرنے کے بعد درس و تدریس کے شعبہ سے منسلک ہو گئے آپ نے پاکستان معرض وجود میں آنے سے قبل T.I ہائی سکول قادیان میں بطور مدرس خدمت انجام دی 47ء کے بعد علی پور ضلع مظفر گڑھ میں بطور ٹیچر اور پھر ہیڈ ماسٹر یہ سلسلہ کم و بیش پچاس برسوں پر محیط ہے آپ کا تعلق قادیان کی مضافاتی بستی "ٹھیکری والا سے تھا شروع ہی سے حضرت بانی سلسلہ کی کتب آپ کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے پاکیزہ ماحول نے آپ کو اور بھی سعید الفطرت بنا دیا اور آپ دوران تعلیم ہی بہت جلد احمدی ہو گئے۔ بہت بڑے خاندان میں خدا نے آپ کو سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ احمدیت کی قبولیت کے وقت آپ کے والد محترم حیات تھے جنہوں نے آپ کی مخالفت نہ کی اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ نے اپنے والد اور چھوٹے بھائی چوہدری سردار محمد والد پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کو (دعوت الی اللہ) شروع کی اور ساتھ خدا سے دعا بھی کرتے رہے۔ گاؤں میں ایک ہی بیت تھی جہاں (اہل سنت اور احمدی) باری باری عبادت ادا کرتے تھے۔ ایک جماعت کی امامت آپ کے والد کرتے اور دوسری جماعت کی امامت آپ خود فرماتے تھے۔ آپ کے دیگر بھائی آپ کی مخالفت میں پیش پیش تھے لیکن آپ مستقل مزاجی سے اپنے والد۔ بھائیوں اور دیگر اہل خاندان کو دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ بتاتے ہیں کہ ایک روز عبادت با جماعت پڑھا رہے تھے کہ ان کے والد اور چھوٹے بھائی چوہدری سردار محمد آپ کے پیچھے صف میں شامل ہو گئے۔ عبادت کے بعد جب انہیں اپنے ساتھ دیکھا تو دل میں خدا کا بہت شکر ادا کیا۔ تاہم ازراہ مذاق اپنے بھائی سے پوچھا کہ تم ہمارے ساتھ کیوں شامل ہو گئے ہو۔ ان کے بھائی چوہدری سردار محمد جو اپنے والد کی اطاعت میں سب بھائیوں سے آگے تھے۔ کہنے لگے جدھر میرا اباجی (والد) ادھر میں" اور یوں خدا نے انہیں بھی بیعت کی توفیق عطا فرمائی۔ بعد میں خدا نے چوہدری سردار محمد صاحب کے اخلاص میں بہت برکت عطا فرمائی۔ آپ ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ فیصل آباد کے سیکرٹری مال رہے۔ جماعت ہی کے کام سے بیت الذکر جاتے ہوئے ایک حادثہ میں زخمی ہوئے اور ایک مختصر علالت کے بعد وفات پائی۔

والد صاحب اور اپنے اس بھائی کے احمدیت قبول کرنے کے بعد دیگر اہل خاندان بھی جلد احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔ اور یوں آپ کو اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ اپنے تمام خاندان کے ساتھ علی پور شہر ضلع مظفر گڑھ میں آباد ہو گئے اور ایک سرکاری سکول میں استاد مقرر ہوئے۔ اسی سکول میں 1967ء میں بطور ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔

آپ اپنی ملازمت کے دوران ہی پہلی مرتبہ علی پور جماعت کے امیر منتخب ہوئے۔ 1992 سے 1995ء کے عرصہ کے سوا آپ تا حیات اس عہدہ پر فائز رہے۔ گزشتہ چند سالوں سے آپ کی صحت کچھ زیادہ اچھی نہیں رہتی تھی۔ پھر بھی جماعتی کام پوری دیانتداری اور لگن سے ادا کرتے تھے۔ جب کبھی علی پور سے باہر مظفر گڑھ ملتان یا فیصل آباد اپنے کسی بیٹے کے پاس جانا ہوتا۔ تو انہیں واپسی کی فکر دامنگیر رہتی۔ وجہ یہی بیان کرتے کہ جماعت کے کاموں کا حرج ہوتا ہے۔ آپ ایک نیک متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ ساری زندگی معین اصولوں کے ماتحت بسر کی اور اپنی اولاد کو بھی اسی رنگ میں ڈھالا۔ لباس اور غذا کے معاملہ میں بہت سادگی پسند تھے۔ اور یہی ان کی لمبی عمر کا راز تھا۔

آپ ایک وسیع خاندان کے سربراہ تھے۔ خدا نے دو بیویوں سے سات بیٹیاں اور پانچ بیٹے عطا فرمائے تھے۔ سب لوگ علی پور کے ایک حویلی نما مکان کے علیحدہ حصوں میں مل جل کر رہتے تھے۔ آپ کی تمام معاملات پر گہری نظر ہوتی اور گھر کے سب لوگ آپ کے کسی بھی فیصلہ کو حتمی سمجھتے اور سر تسلیم کرتے۔

آپ کے گھر میں عبادت با جماعت کی پابندی کا بہت اہتمام ہوتا تھا۔ صبح کی عبادت کے لئے گھر کے تمام افراد کو ساتھ لے کر بیت الذکر جاتے۔ اس کام میں آپ کے برادر نسبتی علی محمد صاحب اور بھتیجے ماسٹر بشیر احمد صاحب آپ کا پورا ساتھ دیتے۔ یہ آپ کی بہترین تربیت کا ثمر تھا کہ آپ کے بچے دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی میدان میں بھی نمایاں اوصاف کے حامل ٹھہرے۔

باقی صفحہ 6 پر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل کو مصر کی دھمکی

اسرائیل میں حالیہ انتخابات کے بعد جونئی انتہا پسند حکومت بر سر اقتدار آئی ہے اس نے عربوں کے ساتھ دوستی کا سلسلہ جاری رکھنے کی بجائے اس عمل کو روکنے کو ترجیح دی ہے اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ کل تک جو عرب ممالک اسرائیل کے حامی تھے وہ ایک ایک کر کے مخالف ہو رہے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے ساتھ سب سے پہلے مرحوم صدر سادات نے امن کا معاہدہ امریکی صدر کارٹر کے تعاون سے کیمپ ڈیوڈ سمجھوتے کے تحت کیا۔ اس طرح سے مصر نے اسرائیل سے صحرائے سینائی کا وسیع رقبہ واپس لے لیا۔ مصر اس لحاظ سے عربوں میں اسرائیل کا سب سے پہلا دوست ہے لیکن اب حالیہ اسرائیلی حکومت نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس نے مصر جیسے قدیم دوست کو بھی ناراض کر دیا ہے۔

مصر کے صدر حسنی مبارک کے سیاسی مشیر اسامہ الباز نے گزشتہ روز کہا کہ اسرائیل کے نئے دائیں بازو کے وزیر اعظم نیتن یاہو مشرق وسطیٰ میں امن مذاکرات کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ اسامہ الباز نے پہلی بار اسرائیل کو ڈھکے چھپے الفاظ میں دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسرائیلی حکومت نے امن مذاکرات سے روگردانی اختیار کی تو اس سے اسرائیل کے وجود کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ امن مذاکرات کو پس پشت ڈالنے سے اسرائیل ہی کا نقصان ہو گا۔

○○○

الجزائر میں خون کی ہولی

الجزائر میں اسلامی شدت پسندوں نے کئی سال سے حکومت کے ساتھ اور اپنے دیگر مخالفوں کے ساتھ خونریزی کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ اور اس عرصے میں فریقین کے ہزاروں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ حکومت کی طرف سے مسلم عسکریت پسندوں کو ہلاک کیا جاتا ہے اور مسلم عسکریت پسند موقع ملتے ہی سرکاری آدمیوں کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

لیکن حال ہی میں اس خونریزی نے نیا موڑ لیا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق الجزائر کے دار الحکومت الجزیرہ سے 150 کلو میٹر جنوب میں گزشتہ روز ابن قسارہ قصبے کے قریب اسلامی عسکریت پسند تنظیم کے مسلح افراد نے ایک بس کو روک کر اس میں سوار 17۔ نوجوانوں کو زبردستی بس سے نیچے اتار لیا۔ ان نوجوانوں کی عمریں 17 سے 25 سال تھیں۔ اسلامی عسکریت پسندوں نے ان تمام کے تمام 17 نوجوانوں کو بس سے باہر نکال کر موقع پر ہی ہلاک کر دیا۔ ان نوجوانوں کو اس الزام میں سزائے موت دی گئی کہ انہوں نے اسلامی عسکریت پسند تنظیم میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ واردات کے بعد حملہ آور فرار ہو گئے۔

○○○

لیبیا سے تجارت کی سزا

امریکہ کے مالیاتی بینک نے بھارت کی دو تجارتی کمپنیوں کے اثاثے منجمد کر دیئے ہیں۔ ان کی مالیت اڑھائی ارب ڈالر ہے۔ یہ کمپنیاں لیبیا سے تجارت کر کے لیبیا سے یوریا خریدنا چاہتی تھیں یہ رقم امریکہ کی طرف سے دہشت گردی کے قانون کے نفاذ کے بعد منجمد کی گئی ہے۔

چین کے ایک بااثر جریدے آؤٹ لک میگزین نے اپنے اداراتی کالم میں امریکہ کی خارجہ پالیسی کو آمرانہ اور غاصبانہ قرار دیا ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ امریکہ دہشت گردی کا الزام لگا کر ایران اور لیبیا سے تجارت کرنے والی کمپنیوں پر پابندی لگا کر دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا مرتکب ہو رہا ہے۔

برطانیہ اور فرانس سمیت بعض یورپی ممالک نے بھی امریکہ پر تنقید کی ہے کہ امریکہ کسی بھی دوسرے ملک کی تجارتی کمپنیوں کو سزا دے کر غلط کام کر رہا ہے۔

○○○

چیچنیا میں جنگ جاری ہے

چیچنیا میں روس اور جانبازوں کے درمیان امن سمجھوتہ کی خبریں آ رہی تھی لیکن یہ بات چیت ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ایک بار پھر گروزنی اور گردونواح میں جنگ چھڑ گئی ہے۔ گروزنی میں جنگ کا پانسہ چیچنیا کے جانبازوں کے حق میں تھا۔ اور اب روس اس پر زور دے رہا ہے کہ چیچین جانباز گروزنی میں روسی فوجیوں کا محاصرہ ختم کر دیں۔ جبکہ چیچین جانبازوں کا کہنا ہے کہ اگر جنگ بندی نہ ہوئی تو وہ روسی فوجیوں کو بھوکے مرنے پر مجبور کر دیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کئی دن سے جانبازوں نے روسی فوجیوں کو محاصرہ میں لے رکھا ہے ان کی رسد کے راستے کٹ چکے ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

آگے کر کے خود پیچھے ہو جایا کرتے ہیں۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اگر مسلمان ہی آگے ہوتے ہیں اور ہندو بھاگ جاتے ہیں۔ تو بمبئی کے فساد میں چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان زیادہ اس فساد میں مارے جاتے۔ اور زیادہ گرفتار ہوتے لیکن برخلاف اس کے مرے بھی زیادہ ہندو ہیں اور گرفتار بھی زیادہ ہندو ہوئے۔ کیا اس وقت مسلمانوں نے یہ انتظام کر لیا تھا کہ جب گولی آتی تو ہندوؤں کو آگے کر دیتے۔ پھر اگر ہندو بزدلی دکھاتے ہیں۔ تب بھی ان میں اخلاقی کمزوری ہے۔ پس جب لیڈروں کا یہی حال ہے تو دوسروں کا کیا حال ہو گا۔

لیڈر کا ماہر ہونا ضروری ہے اگر کہا جائے کہ فلاں ہندو لیڈر میں حکومت کی قابلیت نہیں۔ مثلاً گاندھی صاحب ہی کو لیا جائے۔ تو پھر وہ اس ایجی ٹیشن میں لیڈر ہونے قابل نہیں۔ کیونکہ ہر شخص اس بات میں لیڈر ہو سکتا ہے۔ جس کا وہ اہل اور ماہر ہو۔ یہ لوگ پہلے ہی حکومت کے خیال میں پڑ گئے مگر اس بات کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ حکومت کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے۔ آپ ڈاکٹر ہیں۔ جانتے ہیں۔ کہ پھوڑا جہاں ہو وہیں نشتر لگایا جاتا ہے۔ لیکن اگر پھوڑا تو ہو مثلاً ہاتھ میں اور نشتر لگایا جائے پیر میں تو اس سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ سب سے پہلے لیڈروں کو اخلاق کو درستی کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اگر کچھ لوگوں کے اخلاق درست بھی ہوں۔ تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ جبکہ عموماً اکثر لوگوں کی اخلاقی حالت درست نہ ہو چکی ہو۔

اہل جرمن کی اخلاقی حالت جرمن والوں کو دیکھئے شکست کھا چکے ہیں۔ اور بری حالت میں ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ 6 کروڑ ہیں۔ مگر اتحادیوں کو جرأت نہیں ہوئی کہ ان کے ملک پر قبضہ کر لیتے۔ کیوں اسی لئے کہ ان کے متعلق جانتے ہیں۔ ہم ان پر حکومت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی حالت اخلاقی بحیثیت قوم کے درست ہے۔

پس جو طریق ہندوستان کے لیڈروں نے اختیار کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اور غلط طریق پر چل کر کامیابی نہیں ہوا کرتی۔

بقیہ صفحہ 5

شاید کبھی کوئی بات کرتے ہوں یہ دوسری بات ہے کہ ان کی ذات سے متعلق چند داستانیں سننے میں آتی ہیں مثلاً

ان کی بیٹی امتحان میں صرف اس لئے فیل کر دی گئی کہ اس نے سلام کے ایک نظریئے کو کلاس میں بیان کیا تھا۔ یا یہ کہ ان کی زندگی کفایت شعاری کی مثال ہے جس کا ایک سبب یہ ہو سکتا ہے کہ ان کا ماضی۔ رئیسانہ ٹھاٹ باٹ سے دور رہا اس طرح اٹلی میں زندگی کا ایک بڑا حصہ گزارنے کے باوجود سلام اطالوی زبان کی صرف شُد بد سے ہی واقف ہیں وہ آج تک ٹریسٹ کی آب و ہوا سے موافقت نہیں پیدا کر سکے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سلام کو سردی بہت لگتی ہے جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ وہ اگست میں بھی اوور کوٹ پہنے رہتے ہیں۔

(ہفت روزہ لاہور 10۔ اگست 1996ء)

بقیہ صفحہ 5

خدا نے آپ کو ایک ہمدرد اور خدا ترس انسان بنایا تھا۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ تنخواہ لے کر گھر آ رہے تھے کوئی ایسا دوست مل گیا جس کی کسی شدید ضرورت کے پیش نظر ساری تنخواہ اسے دے دی اور خود خالی ہاتھ گھر لوٹ آئے۔ لیکن خدا نے بھی اس مرد باصفات کے توکل کی ہمیشہ لاج رکھی اور ان کو مالی پریشانی اور تنگدستی سے ہمیشہ محفوظ رکھا۔ آپ نے اپنے عرصہ امارت کے دوران بیت الذکر کی توسیع اور مربی ہاؤس کے قیام کیلئے نمایاں کوششیں کیں۔ خدا نے آپ کی ان کوششوں کو بار آور فرمایا۔ اس بیت الذکر نے جماعت احمدیہ علی پور کو ملتان ڈویژن میں ایک نمایاں مقام دلوانے میں نمایاں کردار عطا کیا ہے۔

آپ ایک بہترین داعی الی اللہ تھے۔ خدا نے آپ کو بہت سے "پھل" عطا فرمائے آپ ایک عالم باعمل انسان تھے۔ آپ کے بہت سے شاگرد پاکستان کے مختلف شہروں میں نمایاں عہدوں پر فائز ہیں۔ دعا ہے خدا تعالیٰ اس نیک اور برگزیدہ انسان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے۔ اور آپ کے پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

چندہ تحریک جدید جلد از جلد ادا کرنا کیوں ضروری ہے

○ "نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ چھوڑا جائے جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینیئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

گویا جلد ادائیگی آپ کو روحانی طور پر ایک اعلیٰ مقام پہنچانے کا موجب ہوتی ہے پھر اس میں تاخیر کیوں روا رکھی جائے۔

(ایڈیشنل وکیل المال تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دار العلوم غربی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے CCU فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم انیس احمد خان صاحب مغلپورہ لاہور کی والدہ صاحبہ دل کے عاضہ اور دیگر مختلف عوارض کے باعث بہت بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ملک احسان الحق صاحب (راولپنڈی) عرصہ تین ماہ سے بوجہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

گمشدہ سند

○ مکرم ڈاکٹر فیض اللہ صاحب ڈپٹی ایڈ منسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ اطلاع دیتے ہیں مورخہ یکم اگست 1996ء کو ریلوے سٹیشن ربوہ سے دار العلوم غربی کی طرف جاتے ہوئے عزیزہ ناصرہ جہاں بنت سعید احمد خان صاحب 6/15 دار العلوم غربی ربوہ کی میٹرک کی سند کہیں گر گئی ہے۔ جس کسی کو ملی ہو براہ کرم مندرجہ بالا ایڈریس یا صدر صاحب عمومی کے دفتر میں پہنچا دیں۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ امتہ الباقی عائشہ صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ محترمہ آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ)

محترمہ امتہ الباقی عائشہ صاحبہ وغیرہ ساکنان بیت العافیت محلہ دار الصدر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ (بیگم مکرم و محترم صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب) بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کی امانت ذاتی 19/45 امانت تحریک جدید ربوہ میں مبلغ پندرہ ہزار چھ صد تیرہ روپے اکاون پیسے صرف (Rs.15613/51) موجود ہیں۔ یہ رقم ان کی درخواست کے مطابق ان کے والد محترم صاجزادہ صاحب موصوف کو ادا کی جانی مقصود ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترم صاجزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (خاوند)
2۔ مکرم مرزا مجیب احمد صاحب (پسر)
3۔ مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب (پسر)
4۔ محترمہ امتہ الباقی عائشہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 25۔ اگست 1996ء

4-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
5-00 سوال و جواب سیشن۔ البانین اور بوسنین احباب کے ساتھ
6-30 تقریر از زبیر خلیل خان۔
7-00 لقاء مع العرب۔
8-00 متفرق پروگرام
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ۔
10-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 سندھی پروگرام
11-30 تعلیمات دین حق۔ روحانی خزائن۔
12-00 تاریخ کا ایک ورق۔

پانچواں سیشن لائیو

12-30 (دوپہر) کلام الٰہی کی تلاوت
12-40 نظم
12-50 تقریر۔ جماعت کی ترقی میں نوجوانوں کا رول۔ از محمد منور عابد۔
1-15 "تقویٰ راست بازی کی جڑ ہے" از حیدر علی ظفر۔ (اردو)
1-40 تقریر۔ ازدواجی زندگی پر دین حق کی تعلیم۔ از اے۔ شکور۔ اسلم
2-05 تقریر ہماری سوسائٹی میں ایک احمدی کی عملی مثالیں از عبد اللہ واگس ہاؤزر امیر جرمنی
2-35 نظم

چھٹا سیشن (لائیو)

2-45 تلاوت کلام الٰہی
3-00 سوال و جواب سیشن۔ جرمن مہمانوں کے ساتھ۔
5-00 جلسہ سالانہ 1995ء یو۔ کے۔ کی جھلکیاں

اختتامی سیشن لائیو

7-00 (شام) تلاوت کلام الٰہی۔
7-15 جرمن نظم
7-30 نظم
7-45 نظم
7-55 اختتامی خطاب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اور دعا۔
1-00 (رات) متفرق پروگرام
1-30 سوال و جواب سیشن۔ جرمنی مہمانوں کے ساتھ۔
3-30 نارویجین سیکھیے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30721

I Kasah Subagyo s/o wilakastu

پیشہ تجارت عمر 61 سال بیعت 1954 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-10-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 300 مربع میٹر مالیتی 15250000 روپے اور سٹور برقبہ 2×4 مربع میٹر مالیتی 3600000 روپے کل جائیداد مالیتی 000-18850 روپے اس وقت مجھے مبلغ تین لاکھ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Kasah Subagyo جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Syoekrono جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Nurs Ali جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30722

I Sukarta S/O Minan

پیشہ ٹیچر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-1-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان مع فرنیچر واقع انڈونیشیا مالیتی 10000000 روپے اور زمین برقبہ 450 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 13000000 روپے اس وقت مجھے مبلغ دو لاکھ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Sukart جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Khusna Abdul Rakhim جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Setiawan اجابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30723

I Mrs Gunwarni Khusna w/o Khusna Abdul Rhkhim

پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت 1973ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-10-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) 1/2 حصہ مکان مع زمین مالیتی 10700000 روپے (2) 1/2 حصہ زمین برقبہ 606 مربع میٹر مالیتی 3787000 روپے (3) 1/12 حصہ زمین برقبہ 225 مربع میٹر مالیتی 4500000 روپے اور حق مہر پانچ لاکھ ساٹھ ہزار روپے 560000 روپے کل جائیداد مالیتی 19547000 روپے اس وقت مجھے مبلغ 250000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Gunwarni Khusna انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Abdul Kari s/o Sadi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Sarpan S/o Asim انڈونیشا۔

ضرورت سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل

○ نظارت تعلیم کو اپنے ہوسٹل واقع ربوہ کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تدریس اور انتظامیہ کا تجربہ رکھنے والے احباب جو مرکز میں خدمات انجام دینا چاہتے ہوں اپنی درخواستیں صدر جماعت/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بنام ناظر تعلیم زیادہ سے زیادہ دس ستمبر 96ء تک نظارت تعلیم میں بھجوادیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ تین دن سے ہونے والی مسلسل بارشوں کے نتیجہ میں لاہور شہر میں سیلاب کی سی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ صوبائی دارالحکومت میں زندگی معطل ہو گئی ہے۔ گلشن اقبال اور بعض دیگر علاقوں میں پانی کی سطح 10 سے 18 فٹ تک بلند ہے۔ پانی جدید بستیوں کی کوٹھیوں میں بھی داخل ہو گیا ہے۔ حکومت نے ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے۔ اور امدادی کارروائیوں کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔ نیو کیمپس کے قریب نہر میں شگاف سے علامہ اقبال ٹاؤن' گارڈن ٹاؤن میں بھی پانی پانی ہو گیا۔ ریلوے اور ٹرانسپورٹ کا نظام معطل ہو چکا ہے۔ سڑکوں پر فٹوں پانی بہہ رہا ہے۔ شمالی لاہور کا علاقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے۔ درجن سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ریلوے لائن بھی پانی میں ڈوب گئی ہے۔ شہر میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ کئی جگہوں پر فوج طلب کر لی گئی ہے۔ سول ڈیفنس اور پولیس کو بھی امدادی کاموں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ دوپہر کے وقت لوگ بارش بند ہونے کے لئے گھروں اور مسجدوں میں اذانیں دیتے رہے۔

○ مسلسل بارشوں کی وجہ سے صوبہ پنجاب میں کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ گوجرانوالہ گجرات سیالکوٹ اور جہلم تک مسلسل بارشوں نے قیامت برپا کر دی ہے جس کے نتیجہ میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے اور سول انتظامیہ کی مدد کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔ سیالکوٹ' نارووال' وزیر آباد سیکشن پر ٹرینوں کی آمدورفت معطل ہو کر رہ گئی ہے۔ متعدد مقامات پر ریلوے لائن زیر آب ہے۔ نالہ ایک بھیڈ اور پلکھو نے متعدد مقامات ڈبو دیئے ہیں پانی وزیر آباد شہر میں داخل ہو چکا ہے۔ دریائے چناب گجرات میں تباہی مچاتا ہوا پنڈی بھٹیاں اور چنیوٹ کی جانب بڑھ رہا ہے۔ جس سے پنڈی بھٹیاں کے اردگرد دو سو دیہات کو خطرہ ہے۔ جبکہ نشیبی علاقوں میں بیس دیہات میں پانی داخل ہو چکا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ چنیوٹ شہر کے حفاظتی بند کو بھی خطرہ لاحق ہے۔ وزیر آباد کے سینکڑوں دیہات میں لوگ چھتوں پر پناہ لئے ہوئے ہیں۔ شیخوپورہ میں مکانوں کی چھتیں گرنے سے 5 بچوں سمیت 8۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ مسلم لیگ (ن) کا کہنا ہے کہ حالیہ بارش کا عذاب حکمرانوں کی کرتوتوں سے آیا ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے بہاولپور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف استعفیٰ دے کر دوسری بڑی غلطی کریں گے۔ انہوں نے 1993ء میں وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ دے کر زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی تھی۔ اب انہوں نے دوبارہ ایسی غلطی کی تو ہم دو تہائی اکثریت حاصل کریں گے۔ اور اپنے تمام وعدے پورے کرنے کی پوزیشن میں آجائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی ایف کی حکومت قائد اعظم محمد علی جناح کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں ٹیکس چوروں سے نمٹنا جانتی ہوں۔ میں نے کراچی میں امن بحال کیا۔ لیکن استعفوں کا شوقین وزیراعظم ایسا نہ کرسکا۔

○ جماعت اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ نے قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی کو اپنی سینٹ کی سیٹ سے مستعفی ہونے کے لئے کہا ہے۔ اس کے مطابق قاضی حسین احمد اپنا استعفیٰ چیئرمین سینٹ کو بھجوا دیں گے۔ جماعت اسلامی کے دیگر ارکان پارلیمنٹ اپوزیشن ارکان کے ہمراہ استعفے دیں گے۔ عاملہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کے خلاف 7۔ ستمبر کو ملک گیر احتجاج کیا جائے۔ اور حکومت کے خلاف بھی تحریک جاری رکھی جائے۔

○ حکومت کی طرف پارلیمنٹ کو بتایا گیا کہ پاکستان سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی۔ پر دستخط نہیں کرے گا۔ اس لئے قومی مفادات کے بارے میں کسی کو تشویش نہیں ہونی چاہئے۔ سی ٹی بی ٹی پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو گا۔ نیز یہ بھی بتایا گیا کہ بھارت کی جنگی تیاریوں سے پاکستان کی سلامتی خطرے میں ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صوبہ سندھ میں ضلع کونسلوں کے انتخابات جماعتی اور لوکل کونسلوں کے غیر جماعتی ہوں گے۔ ضلع کونسلوں میں اقلیتوں کے لئے الگ نشستیں ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی انتخابات صوبائی معاملہ ہے اس لئے وفاقی حکومت مداخلت نہیں کرے گی۔ انہوں نے پارٹی عہدیداروں سے کہا کہ ایسے امیدوار منتخب کریں جو لوگوں کی خدمت اور پارٹی کی حمایت کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرٹ کے ساتھ پارٹی سے وابستگی پیش نظر رکھ کر ملازمتیں دی جائیں۔

○ یورپی یونین نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ نے ایران اور لیبیا سے کاروبار کرنے والی فرموں کو سزا دینے کی کوشش کی تو امریکہ کے خلاف وہ بھی ویسی ہی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔ آل انڈیا ریڈیو نے بتایا ہے کہ پندرہ ملکوں پر مشتمل اس گروپ نے لندن میں اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ عالمی تجارتی تنظیم کے سامنے یہ معاملہ اٹھائیں گے۔

○ مسلم لیگ کے سربراہ محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میری کال پر اپوزیشن ہی نہیں پیپلز پارٹی کے لوگوں کے بھی استعفے آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں بے نظیر کی طرح سازشی نہیں ہوں کہ ان کا عمل دوہراؤں۔ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے۔ حکومت کو ایک لات ماردیں تو یہ گر جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بے نظیر حکومت نے بھارت کو خاموش اشارہ دیا ہے کہ آپ مقبوضہ کشمیر میں الیکشن کرالیں۔ ہمارے دور میں نرسیمارا ؤ کو اس کی جرات نہیں ہوئی تھی۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے لئے ایوان صدر کے دروازے ہمیشہ کھلے رہیں گے۔ انہوں نے کہا بحیثیت سربراہ مملکت میں حزب اختلاف کے موقف سے بھی آگاہ رہنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دہشت گردی اور فرقہ واریت کے خاتمہ اور ملکی سلامتی اور ایسے ہی اہم قومی معاملات پر حکومت اور اپوزیشن کو متفقہ لائحہ عمل مرتب کرنا چاہئے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی نے کہا ہے کہ ہم مذہبی جماعتوں کو ایک آخری موقعہ دے رہے ہیں۔ اب بھی اگر وہ باز نہ آئیں تو سخت ایکشن لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دو روز میں سانحہ میلسی کے ملزم گرفتار نہ ہوئے تو افسروں اور پولیس کو معطل کر دیا جائے گا۔ اور بدامنی پھیلانے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ میرے دور میں پہلی مرتبہ ہوا کہ دھماکوں کے خطرناک مجرم پکڑے گئے۔

○ سانحہ میلسی میں ملوث دو دہشت گرد گرفتار کر لئے گئے ہیں اور ایک گاڑی بھی قبضہ میں لے لی گئی ہے مشکوک افراد کی تفتیش کے دوران ان کی نشان دہی پر دہشت گردوں کو پکڑا گیا۔

○ دریائے چناب میں شدید سیلاب کے بعد دریائے راوی میں بھی سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بھارت نے مادھو پور کے مقام پر راوی میں زائد پانی چھوڑ دیا ہے۔ جس سے اندازہ ہے کہ راوی میں ڈیڑھ لاکھ کیوسک تک پانی گزرے گا۔

○ آزاد کشمیر کے وزیراعظم بیرسٹر سلطان محمود چوہدری نے آزاد کشمیر کی تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کی آل پارٹیز کانفرنس طلب کرنے کے لئے دعوت نامے بھجوا دیئے ہیں۔

ایک پلاٹ رقبہ 2 کنال واقع دارالصدر شمالی ربوہ میں فروخت کے لئے موجود ہے۔
رابطہ فون: 212515-04524 ربوہ

تبدیلی فون نمبر
پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
کا سابقہ فون نمبر 643 تبدیل ہو گیا ہے۔ اب نیا نمبر 212850 ہے

بھٹی ہومیو کلینک (اوقات آجکل)
رحمت بازار صبح 10½ تا 1½ بجے، شام 5½ تا 9 بجے
دارالیمن صبح 8½ تا 10 بجے
فون رہائش: 211166

ضروری اعلان
ہمارا دواخانہ مطب حمید مشہور دواخانہ 14/2 دارالبرکات سے تبدیل ہو کر چند قدم آگے کوٹھی نمبر 1 دارالعلوم چلا گیا ہے۔ فون نمبر: 212755
مینجر: مطب حمید مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک ربوہ
فون نمبر دکان: 212855

مفید اور مؤثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
نور کاجل: آنکھوں کی صحت و تندرستی کیلئے
نور ابٹنہ: چہرے اور بدن کیلئے
نور آملہ: بالوں کیلئے
خورشید ہیئر آئل: بالوں کی صحت کیلئے ایک حیرت انگیز تحقیق
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 294930 270704
ٹیلیکس TLX-54592 PD. ISO

ذکوٰۃ تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا / اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے --- 250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان سے پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534